سوال

(600) تصوراتی گناہ پر پکڑ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوگناہ تصوراتی طور پر سر زد ہوا اور عملاًاس کا ارتکاب نہ ہوا ہو کیا وہ قابل گرفت ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تصوراتی گناہ پر گرفت نہیں اور اگر عزم وجزم اور مصمم ارادہ ہوچکا ہے تو گرفت ہے حدیث میں ہے ۔

«اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار» قیل : ہذا القاتل فما بال المقتول ؟ قال :«انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ»

قرآن میں ہے ۔

أَن تَشيعَ الفـٰحِشَةُ ... ١٩ سورة النور

نیز فرمایا:

اجتَنِبوا كَثيرًا مِنَ الظَّنِّ ... ١٢ سورة الحجرات

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے مسئلہ ہذا پر نہایت عمدہ انداز میں بحث کی ہے جو لائق مطالعہ ہے ملاحظہ ہو ۔ (فتح الباری 11/327۔328)

حدیث میں حرص کو قابل گرفت شمار کیا گیا ہے جب کہ آیات میں حب اور ظن پر مواخذہ ہے یہ سب افعال قلوب میں سے ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص875

محدث فتویٰ